7/28

ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

زیر سرپرستی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۰ نومبر ۱۹۶۱ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور

قیمت ۱۳ پیسے

نعت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

الم مظفر نگری

برستے ہیں یہاں جلوے الم شام و سحر کتنے
فضائے وادیٔ بطحا میں ہیں شمس و قمر کتنے

مٹائے آکے تعلیمِ رسالت نے خطر کتنے
وگرنہ علم و فن تھے زندگی میں دردِ سر کتنے

درِ احمدؐ کا ہر ذرہ ہے سجدہ گاہِ دو عالم
خدا جانے یہاں جھکتے ہیں صبح و شام سر کتنے

خدا رکھے یونہی قائم مرے ذوقِ تماشا کو
تڑپ کر جلوے آجاتے ہیں تا حدِ نظر کتنے

مجھے عشقِ نبیؐ میں کیا ضرورت لعل و گوہر کی
سرِ دامن لئے ہوں لختِ دل لختِ جگر کتنے

کہاں پہنچا ہے لے کر فیضِ معراجِ نبوت کا
حریمِ ناز تک اُڑنے لگے بے بال و پر کتنے

یہاں آدمؑ بھی ہیں یوسفؑ بھی ہیں موسیٰؑ بھی عیسیٰؑ بھی
سلامی محفلِ اقدس میں ہیں پیغامبر کتنے

اٹھایا آپ نے جب پردہ روئے حق و باطل سے
بڑھے لبیک کہہ کر جانبِ حق دیدہ ور کتنے

لئے بیٹھے ہیں آنکھوں میں ہزاروں طور کے جلوے
ہیں ان کے عاشقوں میں صاحبِ تابِ نظر کتنے

ازل سے ہمسفر منزل بمنزل دیکھتا ہوں میں
کسی کی جستجو میں قافلے گرمِ سفر کتنے

شعورِ زندگی انسان کو بخشا ہے قرآں نے
تھے ورنہ سامنے دُنیا کے خطراتِ نظر کتنے

دکھا کر معجزے عالم کو زلف و روئے احمدؐ نے
نئے پیدا کئے ہیں جلوۂ شام و سحر کتنے

خرامِ ناز نے کس کے شبِ اسریٰ یہ گل کترے
نظر آتے ہیں نقشِ پا جبینِ عرش پر کتنے

کہوں کیونکر نہ تم کو یا محمدؐ ضامنِ ہستی
سنوارے قصرِ دو عالم کے تم نے بام و در کتنے

الم یہ واقعہ ہے نعت کہنے کیلئے تم کو
دیئے ہیں منشیٔ تقدیر نے علم و ہنر کتنے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ **خدام الدین** لاہور

جلد ۷ — شمارہ ۲۸

۳۰ر جمادی الثانی ۱۳۸۱ھ
مطابق
۱۰ر نومبر ۱۹۶۱ء

محکمہ تعلیمات اور محکمہ جیل خانجات کا منظور شدہ

اس شمارے میں

نعت سرورِ کائنات ﷺ	آثم مظفر نگری
اداریہ	مدیر
احادیثِ رسول ﷺ	ماخوذ
مجلس ذکر	حضرت شیخ التفسیر مدظلہٗ
خطبہ جمعہ	〃 〃 〃
مریض کی عیادت	ماخوذ
رسول مقبول ﷺ کی دعائیں	مولانا تاج الدین صاحب (امام نگری)
جامعیت کبریٰ	الیاس قریشی چنیوٹ
عدل و انصاف	محمد شفیع عمر الدین سانگھڑ
قیامت کے دن اپنے اعمال کی سزا کا بیان	ماخوذ
بچوں کا صفحہ	بیگم اقبال

فون نمبر ۶۷۵۴۵

شرح چندہ

سالانہ:- گیارہ روپے — ششماہی:- چھ روپے

سہ ماہی:- تین روپے — فی پرچہ:- ۲۵ پیسے

نوٹ

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ دیں

چٹ پر سرخ نشان آپ کے چندہ ختم ہونے کی نشانی ہے۔

اداریہ

پاکستان کی آبادی اور عیسائی

پاکستان کی مردم شماری کے نتائج کا اعلان ہو گیا ہے۔ ہمارا یہ ملک تقریباً ساڑھے نو کروڑ نفوس پر مشتمل ہے۔ قلت و کثرت آبادی آج سے پہلے کسی ملک کے ضعف و قوت کا نشان ہوا کرتا تھا۔ حقیقت بھی یہ ہے کہ نفری طاقت (مین پاور) ملک کی بہت بڑی طاقت ہوا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کمیونسٹ چین کا سربراہ کبھی کبھی یہ نعرہ لگانے میں باک محسوس نہیں کرتا کہ ہم تیس کروڑ آدمی قتل کرا کر بھی فتح حاصل کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ چین کی چھیاسٹھ کروڑ آبادی میں تیس پینتیس کروڑ ہلاک ہو جائیں تو باقی آبادی پھر بھی بھارت کے برابر رہ جاتی ہے۔ اس جنگی مفاد کے سوا چند سال پہلے آبادی کی قلت و کثرت قوموں کے حقوق پر بھی نظر انداز ہوتی تھی۔ مثلاً ہندوؤں کی اکثریت مسلمانوں کے لئے باعث تشویش تھی جو پاکستان کی محرک ہوئی۔ اسی طرح بعض صوبجات اس لئے پاکستان میں شامل کئے گئے کہ وہاں مسلم آبادی کی اکثریت تھی۔

آبادی کا اثر قانون پر بھی پڑتا ہے اور پڑھنا چاہئے۔ مثلاً پاکستان میں اہل سنت والجماعت کی ۹۵ فیصدی غالب اکثریت ہے تو ہر قانون ساز ادارے کو جمہوری تقاضوں کے مطابق قانون سازی میں انہی کو پیش نظر رکھنا ہو گا یہ دوسری بات ہے کہ اقلیتوں کے مخصوص حقوق کے لئے مستثنیات رکھ کر ان کو تحفظات دئے جائیں۔

اُمت کی کثرت اور تبلیغ

مسلم قوم کی آبادی کی کثرت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اظہارِ مسرت اور فخر و مباہات کا ذکر فرمایا ہے اور اگر اہل اسلام اپنے مذہب سے غافل ہو کر مقصدِ جلیل یعنی تبلیغ اسلام کو بھلا نہ بیٹھتے تو آج دنیا کا نقشہ کچھ اور ہی ہوتا۔ ممکن ہے پورا ہندوستان پاکستان بنا ہوتا۔ ورنہ کم از کم حیدرآباد جیسی ریاستوں میں مسلمان ذلیل نہ ہوتے۔ جہاں مسلم آبادی تقریباً سات فی صدی ہے۔ باقی ہندو اور بڑی تعداد اچھوت اقوام کی ہے جن کو ہندو نہ کنوؤں پر چھوڑتے ہیں نہ مندروں میں داخل ہونے دیتے ہیں۔ اگر مسلمان اسلامی اصول کے تحت ایک طرف تبلیغ کرتے دوسری طرف ان اچھوتوں کے ساتھ انسانوں جیسا سلوک روا رکھتے تو سارے کے سارے مسلمانوں میں جذب ہو جاتے۔ مگر بُرا ہو جہالت کا۔ غیروں کو تو کیا دعوت اسلام اور ترغیب مساوات دیتے خود مسلمان اپنوں میں سے ہزاروں کو ذلیل سمجھتے اور کمیں کے لفظ سے پکارتے ہیں۔

خوراک کا مسئلہ

آج کل دنیا میں خوراک کی نئی مشکل پیدا ہو چکی ہے۔ آبادی بڑھتی اور ذرائع معیشت اسی نسبت سے کم ہوتے جا رہے ہیں۔ نسل انسانی کی زیادتی قدرتی امر ہے اور اندازہ یہ ہے کہ آبادی کے لئے اگر زمین کی پیداوار کافی نہ ہو تو پھر اس نظام کو ختم کئے جانے اور قیامت کے برپا ہونے کا وقت قریب سمجھ لینا چاہئے۔ اس آبادی کو اگرچہ ایٹمی جنگ کم کر سکتی ہے مگر گذشتہ جنگ عظیم کا تجربہ یہ ہے۔ کہ آدمیوں کی تباہی کے ساتھ ساتھ اس جنگ میں اتنے ذخائر اور

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ایک واقعہ

عَنْ ثَوْبَانَ رضی قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِہٖ نَزَلَتْ فِی الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ لَوْ عَلِمْنَا اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ فَنَتَّخِذَہٗ فَقَالَ اَفْضَلُہٗ لِسَانٌ ذَاکِرٌ وَّقَلْبٌ شَاکِرٌ وَّزَوْجَۃٌ مُّؤْمِنَۃٌ تُعِیْنُہٗ عَلٰی اِیْمَانِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں۔ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ یعنی وہ لوگ جو جمع کرتے ہیں۔ سونا اور چاندی۔ اس وقت ہم کسی سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس بعض اصحاب نے یہ کہا۔ کہ یہ آیت صرف سونے چاندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے کاش ہم کو یہ معلوم ہوجاتا۔ کہ کون سا مال بہتر ہے۔ یعنی سونے چاندی کے سوا۔ جن کا حکم اس آیت سے معلوم ہوگیا ہے۔ تو ہم اسی کو جمع کریں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا۔ تو فرمایا بہترین مال خدا کا ذکر کرنے والی زبان ہے۔ اور خدا کا شکر کرنے والا دل ہے۔ اور وہ مومن بیوی ہے۔ جو شوہر کے دین و ایمان کی مددگار ہے

ذکر الٰہی کا بیان

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ رضی عَلٰی حَلْقَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ قَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ قَالُوْا آللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا غَیْرُہٗ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَّکُمْ وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْہُ حَدِیْثًا مِّنِّیْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ ھٰھُنَا قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ وَنَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِہٖ عَلَیْنَا قَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ قَالُوْا آللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَّکُمْ وَلٰکِنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ (رواہ المسلم)

ترجمہ۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں۔ کہ ایک روز معاویہؓ ایک مسجد میں پہنچے۔ جہاں حلقہ جما ہوا تھا۔ انہوں نے پوچھا۔ کہ تم کو یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے۔ انہوں نے کہا ہم ذکر الٰہی کے لئے یہاں بیٹھے ہیں۔ معاویہ نے کہا خدا کی قسم نہیں بٹھایا ہے۔ تم کو مگر اسی نے انہوں نے کہا قسم ہے خدا کی نہیں بٹھایا ہے ہم کو سوائے اس کے کسی نے معاویہؓ نے کہا خبردار رہو کہ میں نے تم پر تہمت رکھنے کے لئے تم کو قسم نہیں دی ہے (یعنی تم کو جھوٹا سمجھ کر میں نے قسم نہیں دی ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کو کم نقل کرنے میں میرے مرتبہ کا کوئی شخص نہیں ہے۔ (یعنی میں نہایت محتاط راوی حدیث ہوں۔) ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ایک حلقہ میں تشریف لے گئے۔ اور ان سے پوچھا تم کو یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ ہم یہاں خدا کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں۔ اور ہم اس کی تعریف کرتے ہیں کہ ہم کو اس نے اسلام کا راستہ دکھایا اور ہم پر اس کا احسان رکھا۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم نہیں بٹھایا۔ تم کو مگر اسی نے صحابہ نے کہا قسم ہے خدا کی نہیں بٹھایا۔ ہم کو مگر اس نے فرمایا خبردار ہو۔ میں نے تم پر تہمت رکھنے کے لئے تم کو قسم نہیں دی ہے۔ بلکہ میرے پاس جبرئیل آئے۔ اور انہوں نے مجھ کو بتایا۔ کہ خداوند تعالیٰ فرشتوں میں تم لوگوں پر فخر کررہا ہے۔

ذکر الٰہی کی فضیلت

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰی لَہٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں۔ بندہ جو عمل کرتا ہے۔ اس میں ذکر الٰہی سے بہتر اور عذاب الٰہی سے نجات دینے والا کوئی عمل نہیں ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ وَتَحَرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاہُ (رواہ البخاری)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں۔ جب کہ وہ مجھ کو یاد کرتا ہے۔ اور اس کے دونوں ہونٹ میرے ذکر سے حرکت کرتے ہیں۔

مجلس ذکر منعقدہ جمعرات ۲۲ رجمادی الاول ۱۳۸۱ھ مطابق ۲ راکتوبر ۱۹۶۱ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہٗ نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد

جو بوؤ گے سو کاٹو گے

عرض یہ ہے کہ مجلس ذکر میں تشریف لانے والے احباب کو ایک حدیث شریف سنایا کرتا ہوں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ملائکہ عظام ذکر الٰہی کی مجالس کی تلاش میں سڑکوں اور مختلف راستوں پر پھرتے رہتے ہیں۔ جہاں کہیں حلقہ ذکر الٰہی کا پاتے ہیں وہاں سب اکٹھے ہو کر اس حلقہ کو گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ جتنا حلقہ وسیع ہوتا ہے۔ اُتنے ہی زیادہ فرشتے ہوتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان تمام فرشتوں کو گواہ بنا کر فرماتا ہے۔ کہ میں نے ان تمام لوگوں کو بخش دیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر جمعرات مغفرت کا تمغہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس سے اور کیا بہتر ہو سکتا ہے کہ قیامت کے دن سے پہلے اللہ تعالیٰ بخش دیں۔ جاہل ہو یا عالم ہر جمعرات کو مجلس ذکر میں شامل ہونے والوں کو مغفرت کا تمغہ مل جاتا ہے۔ ایسا حلقہ ذکر جہاں تک مجھے علم ہے۔ لاہور اور اس کے مضافات میں ۸۰ میل تک نہیں پایا جاتا۔

بزرگان دین کے چار طریقے ہیں۔ سہروردی ، چشتی ، نقشبندی اور قادری۔ ہمارا طریقہ قادری ہے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے یہ روحانی نسل چلی آ رہی ہے۔ میں چاروں طریقوں کے بزرگوں کو حق پر سمجھتا ہوں۔ سب کا مقصد وحید اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ مگر طریقہ سب کا الگ الگ ہے۔ جس طرح سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ذکر الٰہی کا طریقہ بتایا ہے ہم اُن کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل پیرا ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی یاد اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ۔

الحمد للہ جس طرح قرآن مجید محفوظ ہے اسی طرح احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ ہیں احادیث کو محفوظ رکھنے کے لئے ہر دور میں علمائے کرام آئے جنہوں نے اپنی زندگیاں احادیث کو پڑھنے پڑھانے میں گذار دیں۔

میں ہر جمعرات کو اصلاح باطن کے خیال سے کچھ نہ کچھ عرض کر دیا کرتا ہوں۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے :-

از مکافاتِ عمل غافل مشو
گندم از گندم بروید جو ز جو

جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق زندگی بسر کی تو جنت ملے گی۔ اور اگر ہوائے نفس کے مطابق زندگی گذاری اور برائیوں کے ڈھیر لگاتے چلے گئے تو پھر جنت کیسی ؟

ایں خیال است و محال است و جنوں

یہ ناممکن ہے کہ برائیاں کر کے ہم جنت میں جائیں۔ ویسے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے جسے چاہے بخشے جسے چاہے نہ بخشے۔ لیکن قانون یہی ہے۔ کہ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ۔

پارہ ۳۰ رکوع ۲۲

ترجمہ :- قیامت کے دن ذرہ برابر نیکی بھی پا لے گا۔ اور ذرہ برابر برائی بھی پالے گا

ایسے ایسے ظالم لوگ ہوتے ہیں جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتے۔ اور بڑوں پر مذاق اُڑاتے ہیں۔

چونکہ اکثر مسلمان تعلیم دین سے بے بہرہ ہیں اس لئے وہ دوسرے لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور اسی فکر میں رہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح اپنا پیٹ بھر جائے چاہے دوسروں پر ظلم ہی کیوں نہ ہو۔

بعض لوگ چوری کرتے اور ڈاکہ ڈالتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ صاحب خانہ نے ہم کو نہیں دیکھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے۔ یاد رکھو اگر صاحب خانہ نے نہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ تو دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف پیش نظر رکھو۔ جہاں تک ہو سکے دوسروں سے بھلائی کرو۔ اور اگر بھلائی نہ ہو سکے تو کم از کم برائی تو مت کرو۔ اور اگر تم سے کوئی برائی کرے تو اللہ تعالیٰ پر معاملہ چھوڑ دو کہ خود اللہ تعالیٰ حساب لے لیں گے۔

کبھی کسی کا دل نہ دکھاؤ۔ لیکن آج اکثر مسلمان تو اللہ تعالیٰ کو رنجیدہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رنجیدہ ہوتے ہیں شرک سے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَھُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ٥

پارہ ۲۹ رکوع ۱۸

ترجمہ :- نہ سجدہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو۔ اور سجدہ کرو اس اللہ کو جس نے پیدا کیا ان کو اگر تم اُسی کی عبادت کرتے ہو۔

سورج اور چاند فیاض عالم ہیں ان کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ اسی طرح اگر کوئی کسی بزرگ ، ولی کی قبر پر سجدہ کرے تو وہ مشرک ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا

قبور انبیاءھم مساجد۔
ترجمہ۔ خدا لعنت کرے یہودیوں اور نصرانیوں پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

سنو غور سے سنو۔ کہ اگر نبیوں کی قبروں پر سجدہ کرنے سے لعنت پڑتی ہے تو کیا ولیوں کی قبروں پر سجدہ کرنے سے رحمت برسے گی۔ نبی بڑا ہوتا ہے یا ولی۔۔؟ کچھ ہوش کرو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میری امت میں ۷۳ فرقے ہوں گے۔ اُن میں ۷۲ فرقے مسلمان کہلانے والے دوزخ میں جائیں گے فقط ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ ایک فرقہ کون سا ہوگا۔ تو آپ نے فرمایا۔ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ۔ جس طریقہ پر میں ہوں اور میرے صحابہ کرامؓ ہیں وہ جنت میں جائے گا۔

اب میں پوچھتا ہوں۔ کہ کیا صحابہ کرامؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک پر سجدہ کیا کرتے تھے۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ قوالی کیا کرتے تھے۔ گانے گایا کرتے تھے۔ طبلے بجایا کرتے تھے، چڑھاوے چڑھایا کرتے تھے۔

اب آج کل لاہور میں مسلمان اُسے کہتے ہیں جو قبروں پر سجدے کرے، قوالیاں کرے وغیرہ وغیرہ۔ اور جو ان باتوں سے روکے وہ وہابی یعنی بے ایمان۔

اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت عطا فرمائے اور ان باتوں سے توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ تمہیں سارے مولوی حق نہیں سناتے۔ بعض مولوی خود حرام کھاتے ہیں۔ وہ یوں کہ پرسوں میاں صاحب مرے ہیں۔ تو مولوی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ آپا جی! ۱۵ روپے کے نان ۸ روپے کا حلوہ، ۱۰ روپے کے سنگترے، ۲½ روپے کے پھل لانے ہیں۔ مولوی آئیں گے ختم شریف ہوگا اور کھائیں گے۔ تیجا شریف، ساتا شریف، چالیسواں شریف ہوتا ہے۔ اور ان ختم شریفوں میں یتیموں کا مال کھایا جاتا ہے۔ جائداد تقسیم نہیں ہوتی سب کے سب کھانے کے لئے جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ حرام مال کھاتے ہیں اگر کوئی روکے تو وہ وہابی۔

اگر کل تم رنڈی لاؤ اور زنا کرو۔ اور یہ کہو کہ رات رنڈی شریف آئی تھی۔ زنا شریف کیا تھا تو کیا تمہارے شریف ساتھ ملانے سے جائز ہو جائے گا اور کیا ہم ڈر جائیں گے میں ختموں کا مخالف نہیں ہوں اپنی طرف سے روزانہ ختم دلاؤ۔ مگر یتیموں کا مال نہ ہو۔ اور شرط یہ ہے کہ غریبوں اور مسکینوں کو کھلاؤ روزانہ قرآن مجید پڑھ کر بخشو۔ یہ بالکل جائز ہے۔

جنت میں جانے کے بھی اسباب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے۔ کلمہ پڑھنا، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ادا کرنا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ۔

ترجمہ۔ جس نے جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا۔

مگر آج کل اکثر بے نماز ہیں اور اکثریت رمضان کے روزے نہیں رکھتی۔ اور پھر سب کے سب جنت کی امید رکھتے ہیں۔ ع

ایں خیال است و محال است و جنوں

یاد رکھو۔ اگر کوئی اپنا نام محمد دین عبداللہ جان رکھوائے اور نماز ایک نہ پڑھے، روزہ ایک نہ رکھے۔ تو وہ کافر ہے، بے ایمان ہے۔ چاہے وہ ایم اے ہو یا ایل ایل بی ہو۔ ناموں سے جنت نہیں ملتی بلکہ اعمال صالحہ سے جنت ملتی ہے۔ اسلام کی بنیاد یہی پانچ چیزیں ہیں ان میں ایک کا بھی تارک جہنمی ہے میں کہا کرتا ہوں کہ لاہور کے اکثر مرد اور عورتیں اندھی ہیں یہ ظاہری آنکھیں تو بلیوں، کتوں، سوروں اور سانپوں کو بھی ہیں۔ لیکن سب باطن کی آنکھوں کے اندھے ہیں۔ حرام حلال کی کوئی تمیز نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں نوح علیہ السلام کی قوم کے متعلق فرماتے ہیں۔ قَوْمًا عَمِیْنَ۔

ترجمہ۔ یہ قوم ساری کی ساری اندھی تھی۔

وہ ظاہری آنکھوں کی اندھی نہ تھی بلکہ باطنی آنکھوں کی اندھی تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں کے متعلق فرماتے ہیں۔ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ۔

ترجمہ۔ گونگے ہیں، بہرے ہیں اندھے ہیں۔

اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اندھا کہتے ہیں۔ جن کی باطن کی آنکھیں اندھی ہوتی ہیں۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ لاہور میں اکثر اندھے ہیں۔

یہاں کا دودھ اکثر حرام ہے نمک حرام ہے۔ مثلاً ۸ سیر دودھ میں ۲ سیر پانی ملا کر ۱۲ر سیر کے حساب سے بیچا جائے تو وہ دودھ حرام بن جاتا ہے کیونکہ ۲ سیر پانی کی بھی قیمت لگائی جاتی ہے۔ اسی طرح چوری کا نمک سستے داموں بیچ دینے سے نمک حرام کا بن جاتا ہے۔ یہ سب میں اس لئے کہہ رہا ہوں تاکہ تم کو ہوش آئے تعلیم دین حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ کے قانون کی تابعداری کرو۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم پہ چلو۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین!

یہاں تعلیم دین سے اتنی دوری ہے کہ نہ پرائمری میں قرآن ہے نہ مڈل میں نہ ہائی سکول اور کالج میں قرآن کی تعلیم ہے۔ اسی وجہ سے گمراہی زیادہ بڑھتی جا رہی ہے لاہوریو! ٹھیک ہو جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ قیامت کے دن یہی تمہاری اولاد تم پر لعنتیں بھیجے گی۔ وہ کہیں گے کہ یا اللہ! ہم کو ہمارے ماں باپ نے گمراہ کیا۔ انہوں نے سکول، کالج کا راستہ تو دکھایا، انگریز کا تابعدار بنایا لیکن تیرے دین کا راستہ بالکل نہ دکھایا۔ یا اللہ! آج ہم دوزخ میں جا رہے ہیں تو ہمارے والدین کو ہم سے دگنا عذاب دے اور ان

—— باقی ص۱۱ پر ——

خطبہ یوم الجمعہ ۲۳ رجمادی الاوّل ۱۳۸۱ھ مطابق ۳ر نومبر ۱۹۶۱ء

از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی در دروازہ شیرانوالہ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَمَّا بَعْد

اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کو باقی مخلوقات سے افضل بنایا

اس دعویٰ کا ثبوت

ملاحظہ ہو

قولہ تعالیٰ :- وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰھُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰھُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ۝ ع

سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۷ پارہ ۱۵

ترجمہ :- اور ہم نے آدم (علیہ السلام) کی اولاد کو عزت دی ہے۔ اور خشکی اور دریا میں اسے سوار کیا۔ اور ہم نے انہیں ستھری چیزوں سے رزق دیا۔ اور بہت سی مخلوقات پر انہیں فضیلت عطا کی۔

دعویٰ

ثابت ہو گیا

کہ اللہ تعالٰے نے تمام بنی نوع انسان کو سب چیزوں سے افضل بنایا ہے

آئندہ سب انسان اپنے اپنے امام کے ساتھ بلائے جائینگے

ثبوت

قولہ تعالیٰ :- یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِھِمْ ج - سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۸ پارہ ۱۵

ترجمہ :- جس دن ہم ہر فرقہ کو ان کے سرداروں کے ساتھ بلائیں گے۔

اس دن انسانوں کی دو قسمیں ہوں گی۔

ایک قسم

فَمَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَاُولٰٓئِکَ یَقْرَءُوْنَ کِتٰبَھُمْ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ۝

سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۸ پارہ ۱۵

ترجمہ :- سو جسے اس کا اعمالنامہ اسکے دائیں ہاتھ میں دیا گیا۔ سو وہ لوگ اپنا اعمالنامہ پڑھینگے اور وہ تاگے کے برابر ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

دوسری قسم

وَمَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ۝

سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۸ پارہ ۱۵

ترجمہ :- اور جو کوئی اس جہان میں اندھا رہا۔ تو وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔ اور راستہ سے بہت دور ہٹا ہوا۔

دنیا میں اندھا رہنے سے مراد آنکھوں کا اندھا ہونا نہیں ہے

بلکہ بینائی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ہوتی ہے آنکھوں کی بینائی جو انسانوں کے سوا سؤروں، کتوں، بلیوں اور سانپوں کو بھی حاصل ہے۔ اور اس کو عربی میں بصارت کہتے ہیں۔ اور دوسری ہوتی ہے باطن کی بینائی۔ اور وہ انسانوں کے لئے مخصوص ہے خوش نصیب انسان وہ ہے جسے وہ مل جائے اور اسے عربی میں بصیرت کہا جاتا ہے۔

اور کفّار کی خواہش تو یہی تھی کہ آپ کو من جانب اللہ تعالیٰ وحی سے ہٹا دیں اور پھر اپنا دوست بنا لیں

اس کا ثبوت

وَاِنْ کَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَکَ عَنِ الَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَہٗ ق صلے وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْکَ خَلِیْلًا ۝

سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۸ پارہ ۱۵

ترجمہ :- اور بیشک وہ قریب تھے کہ تجھے اس چیز (یعنی وحی) سے بہکا دیں۔ جو ہم نے تجھ پر بذریعہ وحی بھیجی ہے تاکہ تو اس کے سوا ہم پر بہتان باندھنے لگے۔ اور پھر تجھے اپنا دوست بنا لیں۔

اگر اللہ تعالٰے آپ کو ثابت قدم نہ رکھتا۔ تو شاید آپ بھی ان کی طرف جھک ہی جاتے۔ تاکہ وہ لوگ کسی نہ کسی طرح سے دائرہِ اسلام میں آ ہی جائیں

ثبوت

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰکَ لَقَدْ کِدْتَّ تَرْکَنُ اِلَیْھِمْ شَیْئًا قَلِیْلًا ۝ قلے

سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۸ پارہ ۱۵

ترجمہ :- اور اگر ہم تجھے ثابت قدم نہ رکھتے۔ تو تو کچھ تھوڑا سا ان کی طرف جھکنے کے قریب تھا۔

بالفرض والتقدیر

آپ کفار کی طرف جھک جاتے

تو

إِذًا لَّأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ۝

سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۸ - پارہ ۱۵

ترجمہ:- اس وقت ہم تجھے زندگی میں اور موت کے بعد دوہرا عذاب چکھاتے، پھر تو ہمارے مقابلہ میں کوئی مددگار نہ پاتا۔

ہمارا عقیدہ یہ ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کفار کی خواہش پر جھکنا تو بالفرض والتقدیر ہے۔ البتہ آپ کی امت میں سے کوئی جھکے گا تو دنیا اور آخرت کی سزا پائیگا۔

اللّٰہم اعذنا منہ

اللہ تعالیٰ کا فرمان واجب الاذعان

اس پر

شاہد ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ ۖ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ ۖ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝

سورۃ الحج رکوع ۲ - پارہ ۱۷

ترجمہ:- اور بعض وہ لوگ ہیں کہ اللہ (تعالیٰ) کی عبادت کنارے پر ہو کر کرتے ہیں۔ پھر اگر اسے فائدہ پہنچ گیا تو اس عبادت پر قائم ہو گیا۔ اور اگر تکلیف پہنچ گئی تو منہ کے بل پھر گیا۔ دنیا اور آخرت گنوائی۔ یہی وہ صریح خسارا ہے۔

اسی لئے

بارگاہ الٰہی کے مقبول بندوں کا ارشاد ہے:- اطلبوا الاستقامۃ ولا تطلبوا الکرامۃ فان الاستقامۃ فوق الکرامۃ۔

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ سے استقامت بجائے کرامت کے طلب کیا کرو۔ کیونکہ استقامت کا مقام کرامت سے بھی اونچا ہے۔

اور بارگاہ الٰہی میں بھی

صاحب استقامت کیلئے بڑی عزت افزائی

کا اعلان ہے

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ۝ ع

سورۃ حٰم السجدہ رکوع ۱۸ پارہ ۲۴

ترجمہ:- بیشک جنہوں نے کہا تھا کہ ہمارا رب اللہ (تعالیٰ) ہے پھر اس پر قائم رہے۔ ان پر فرشتے اتریں گے کہ تم خوف نہ کرو اور غم نہ کرو۔ اور جنت میں خوش رہو۔ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ہم تمہارے دنیا میں بھی دوست تھے اور آخرت میں بھی۔ اور بہشت میں تمہارے لئے ہر چیز موجود ہے۔ جس کو تمہارا دل چاہے اور تم جو وہاں مانگو گے ملے گا۔ بخشنے والے نہایت رحم والے کی طرف سے مہمانی ہے۔

اللّٰہم اجعلنا منہم یا رب العٰلمین

آمین یا الٰہ العالمین

مریض کی عیادت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بیمار کی عیادت کرنے کا، اور جنازے کے ساتھ جانے کا، اور چھینک کا جواب دینے کا، اور قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنے کا، اور مظلوم کی مدد کرنے کا، اور بلانے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا اور سلام کو رواج دینے کا حکم دیا۔

(بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ کے ساتھ جانا دعوت کو قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔

(بخاری ومسلم)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ مریض کی عیادت کرو اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور قیدیوں کو رہائی دلاؤ۔

(بخاری)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو کہ کسی مسلمان کی صبح کی عیادت کرتا ہے۔ مگر یہ کہ شام ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کی رحمت اور مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور اگر شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک پھلوں کا باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کیا اور کہا حدیث حسن ہے۔

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں

مولانا تاج الدین صاحب، رام نگری

(قسط دوم)

کھانا کھانے کے بعد

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے یا پانی پیتے تو یوں فرماتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا۔

ترجمہ:۔ ساری تعریفیں اللہ کو شایاں ہیں جس نے کھانا کھلایا، پانی پلایا، ان کو مرغوب بنایا۔ اور ان کے خارج ہونے کا بھی سامان کر دیا۔ (ابوداؤد شریف)

پانی پینے کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ایک سانس میں پانی نہ پیو جیسے کہ اونٹ پیتا ہے بلکہ دو یا تین سانسوں میں پیو۔ اور پینے چلو تو اللہ کا نام لیا کرو (یعنی بسم اللہ کہا کرو) جب پی چکو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا کرو۔ (ترمذی شریف)

کھانے کے وقت بسم اللہ بھول جانے پر

کھانا شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہنا چاہئے۔ ایک حدیث میں ہے کہ بسم اللہ نہ کہے تو کھانے میں شیطان شریک ہو جاتا ہے۔ اس لئے کھانے کی برکت چلی جاتی ہے اگر بسم اللہ کہنا بھول جائے تو حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں کا کوئی شخص کھانا شروع کر دے اور بسم اللہ کہنا بھول جائے تو یوں کہہ دے۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ یعنی اللہ کے نام کی برکت ہو اس کھانے کے شروع میں بھی اور اس کے آخر میں بھی (ترمذی۔ ابوداؤد شریف)

گھر سے نکلنے کی دعا

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے باہر نکلتے تو یوں فرماتے۔ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا۔

(ترجمہ۔ اللہ کے نام سے باہر نکلتا ہوں، ہم اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں، اے اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ کہ ہمیں لغزش ہو یا ہم گمراہ ہوں یا ظلم کریں یا ہم پر کوئی ظلم کرے یا ہم جہالت کریں یا ہمارے ساتھ کوئی اور جہالت کرے۔ (ترمذی شریف)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں ــــ کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی میرے گھر سے باہر نکلتے ہیں دیکھتی کہ آپ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ دعا ضرور مانگتے۔ (مشکوٰۃ شریف)

جب گھر میں آئے

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تجھ سے گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کی بہتری مانگتا ہوں۔ بسم اللہ کے نام سے داخل ہوئے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں پھر گھر والوں کو سلام کرے (ابوداؤد شریف)

جب بُرا شگون دیکھے

حضرت عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کسی نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شگون لینے کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ شگون لینے کی بہترین صورت فال ہے اور مسلمان کی یہ شان نہیں ہے کہ شگون کا خیال اسے کسی کام سے روک دے اس لئے اگر تم میں سے کوئی شخص ایسی کوئی بات دیکھے جو اسے پسند ہو تو چاہئے کہ یوں کہے۔ اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّاٰتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! بھلائی لانے والا تیرے سوا کوئی اور نہیں اور برائیوں کو دفع کرنے والا بھی تیرے سوا کوئی اور نہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے سوا اور کسی میں کوئی زور اور قوت نہیں ہے۔ (ابوداؤد شریف)

ایک حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فال کے یہ معنی بیان فرمائے ہیں کہ جب انسان کوئی کام کرنے جا رہا ہو، اسے کوئی نیک کلمہ سنائی دے۔ (مشکوٰۃ شریف)

ہر چیز کی برائی سے بچنے کی دعا

حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے اللہ سے پناہ مانگنے کی کوئی دعا

سکھا دیجئے جسے میں پڑھا کروں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور فرمایا۔ یوں کہا کرو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اپنے کانوں کی برائی سے اور اپنی آنکھوں کی برائی سے اور اپنی زبان کی برائی سے اور اپنے دل کی برائی سے اور اپنے نطفے کی برائی سے۔

(ترمذی شریف)

نظر بد سے بچنے کی دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنوں سے اور انسانوں کی نظر بد سے بچنے کے لئے (اور کلمات کے ذریعہ) خدا سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ لیکن جب سے سورۂ فلق اور سورۂ ناس نازل ہوئی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اختیار کر لیا۔ اور ان کے علاوہ اور سب طرح کے تعویذ چھوڑ دئیے۔ (ترمذی و مشکوٰۃ شریف)

مطلب یہ ہے کہ جنوں اور انسانوں سے بچنے کے لئے سب سے زیادہ مؤثر اور فائدہ مند انہیں سورتوں کا پڑھنا ہے۔ بچوں پر انہیں سورتوں کو پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔

غریبی دور کرنے کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے والد ماجد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خدمت گار کا سوال کرنے کے لئے حاضر ہوئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کی غریبی ومحتاجی دور کرنے کے لئے) ان کو یہ دعا سکھائی۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْئٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْئٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْئٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْئٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْئٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْئٌ۔ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کے پروردگار! اے ہمارے اور ہر چیز کے رب! تورات، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے اے دانے اور گٹھلی کے چیرنے والے! میں تجھ سے ہر اس چیز کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے۔ تو ہی اوّل ہے۔ تجھ سے پہلے کچھ بھی نہ تھا تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کچھ بھی نہ ہوگا۔ تو ہی ظاہر ہے تجھ سے اوپر کچھ نہیں ہے، تو ہی باطن ہے تیرے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ الٰہی! مجھے بار قرض سے سبکدوش کر دے اور مجھے غربت و محتاجی سے نجات دے کر غنی بنا دے۔ (ترمذی شریف)

رنج وغم دور کرنے کی دعا

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسے بہت زیادہ رنج و غم ہو وہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ وَفِیْ قَبْضَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُکَ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ مَکْنُوْنِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَجَلَاءَ ھَمِّیْ وَغَمِّیْ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے ایک بندے اور تیری ایک لونڈی کا بیٹا ہوں۔ اور سر تا پا تیرے قبضۂ قدرت میں ہوں میری پیشانی کے بال تیری مٹھی میں ہیں، میرے وجود کے اندر تیرا حکم جاری و نافذ ہے اور میرے بارے میں تیرا جو بھی فیصلہ ہو وہ عدل پر مبنی ہے میں تیرے ہر نام کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ جس سے تو نے اپنے کو موسوم کیا ہے۔ یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا غیب کے پردے میں تو اپنے اس نام کے ساتھ مشرف ہے یا اسے اپنی مخلوقات میں سے کسی کو سکھایا ہے کہ تو قرآن کو میرے دل غمزدہ کی بہار بنا دے اور اس کی بدولت میرے اندوہ و غم کو دور کر دے۔

جو بندہ بھی یہ دعا پڑھتا رہیگا اللہ تعالےٰ اس کے اندوہ و غم کو دور کر دے گا۔ اور اس کے غم کو خوشی اور کشادگی سے بدل دے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

سیدالاستغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ کیا میں تمہیں استغفار کا سردار نہ بتاؤں؟ سنو وہ یہ ہے:۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

اِلَّا اَنْتَ ۔

ترجمہ :- اے اللہ ! تو میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں ۔ اور تیرے وعدے پر قائم ہوں استطاعت بھر، اور اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میرے اوپر تیرے جو احسانات ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں پس میرے گناہوں کو بخش دے ۔ بیشک تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جو شخص اسے رات کے وقت پڑھے گا ۔ اگر اسے صبح ہونے سے پہلے موت آ گئی تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص اسے صبح کو پڑھے گا ۔ اگر شام ہونے سے پہلے اسے موت آ گئی تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے ۔

(بخاری شریف)

۲۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے کہ میں اسے نماز میں پڑھا کروں ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ یوں دعا کیا کرو ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(ترمذی شریف)

ترجمہ :- اے اللہ ! بیشک میں نے (گناہ کرکے) اپنی جان پر بڑا ہی ظلم ڈھایا ہے ۔ اور یقیناً تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا اور کوئی نہیں ہے پس مجھے بخش دے ۔ اور اپنی جانب سے مجھے مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم کر بیشک تو بڑی ہی بخشش اور رحمت والا ہے ۔

علماء نے اس دعا کو نماز میں درود شریف کے بعد پڑھنے کے لئے بہت موزوں بتایا ہے ۔

۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھے گا اس روز دن بھر اس سے جو گناہ صادر ہوں گے انہیں اللہ بخش دے گا ۔ اور جو شخص اسے شام کے وقت پڑھیگا اس دن رات میں اس سے جو گناہ ہوں گے اللہ انہیں بخش دے گا ۔

اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ مَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ ۔

ترجمہ :- اے اللہ ! ہم نے اس حال میں صبح کی ہے کہ ہم تجھے گواہ بنا رہے ہیں اور تیرے ساتھ تیرے حاملین عرش اور دیگر ملائکہ اور تیری تمام مخلوق کو بھی اس پر گواہ بنا رہے ہیں کہ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں

(ترمذی شریف)

دین پر ثابت قدم رہنے کی دُعا

حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے میں نے پوچھا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے گھر تشریف فرما ہوتے تھے ۔ تو زیادہ تر کون سی دعا پڑھا کرتے تھے ؟ حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا ۔ یہ دعا پڑھا کرتے تھے ۔ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰى دِيْنِكَ ۔

ترجمہ :- اے دلوں کو پھیرنے والے ! میرے دل کو اپنے دین پر جما دے ۔

ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ یہ دعا اتنی کثرت سے کیوں پڑھتے ہیں ؟ آپ نے فرمایا ۔ اے اُمِّ سلمہ ! ہر آدمی کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان رہتا ہے ۔ تو جو شخص چاہے اپنے دل کو سیدھا کرائے اور جو چاہے اسے ٹیڑھا کرائے ۔

(ترمذی شریف)

دین و دنیا کے فتنوں سے بچنے کی دُعا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح صحابہ کرامؓ کو قرآن کی سورۃ سکھایا کرتے تھے ۔ اسی طرح یہ دعا بھی سکھاتے تھے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَاءِ وَالْمَمَاتِ

(ترمذی شریف)

ترجمہ :- اے اللہ ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے ، قبر کے عذاب سے ، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ۔ مسیح دجال کے فتنہ سے ۔ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنوں سے ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص دعائیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو بڑی کثرت سے مانگا کرتے تھے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ :- اے اللہ ! ہم کو دنیا میں بھی بھلائی نصیب کر ۔ اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا ۔ (بخاری و مسلم شریف)

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرمایا کرتے تھے ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ

يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! تو سر تا پا سلامتی ہے۔ تجھی سے سلامتی مل سکتی ہے، بابرکت ہے تیری ذات، اے جلال اور بزرگی والے۔ (مسلم شریف)

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَ زَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا وَ اَنْتَ وَلِيُّهَا وَ مَوْلَاهَا۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! میرے دل کو اس کا تقویٰ عطا فرما۔ اور اسے پاک کر دے۔ تو ہی اسے بہترین پاک کرنے والا ہے اور تو ہی میرے نفس کا کارساز اور آقا ہے۔ (مسلم شریف)

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِيْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَ اَصْلِحْ لِیْ دُنْيَایَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَاشِیْ وَ اَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! میرے دین کو جو میرے ہر کام کا پشت پناہ ہے سنوار دے اور میری دنیا کو جس میں میری گزران ہے سنوار دے اور اصلاح فرما میری آخرت کی جہاں مجھے واپس جانا ہے اور میری زندگی کو میرے لئے ہر بھلائی میں ترقی کا سبب بنا دے اور موت کو میرے لئے ہر برائی سے راحت کا سبب بنا دے (مسلم شریف)

۵۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور پاکدامنی اور تونگری مانگتا ہوں۔ (ترمذی شریف)

وضو کے متعلق دعائیں

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص وضو کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ لے اس نے اپنا پورا بدن پاک کر لیا۔ اور جس نے بِسْمِ اللّٰهِ نہیں پڑھی اس نے اپنے بدن کا صرف اتنا ہی حصہ پاک کیا جتنے پر سے وضو میں پانی گذرا۔ (مشکوٰۃ شریف)

دوسری حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے وضو کرتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھی اس کا وضو (کامل وضو) نہیں ہے۔ (ترمذی شریف)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو میں اپنے اعضاء کے دھوتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے اور میرے گھر میں میرے لئے کشادگی پیدا کر دے اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔ (شرح سفرالسعادت)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے خوب اچھی طرح وضو کیا پھر یہ دعا پڑھی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

ترجمہ:۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والا اور پاکیزگی پسند بنا دے، تو اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (ترمذی شریف)

اذان کے بعد کی دعا

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا۔

ترجمہ:۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کو رب مان کر راضی ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر اور اسلام کو دین مان کر راضی ہوں۔ تو اس شخص کے سب گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ (مسلم شریف)

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جابر نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اذان سن کر یوں دعا کرے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَ الصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِالْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِالَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ

ترجمہ:۔ اے اللہ! اے اس کامل پکار اور اس کھڑی ہونے والی نماز کے مالک! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما۔ اور آپ کو مقام محمود میں فائز کر جس کا تو نے آپ سے وعدہ کیا ہے، تو اس کے لئے قیامت میں میری شفاعت حلال ہوگی۔ (بخاری شریف) وسیلہ جنت میں ایک

مقام ہے۔

صبح کی نماز کے بعد کی دُعا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص فجر کی نماز کے بعد یہ کلمہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے چالیس ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاحِدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

ترجمہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اکیلا ہے۔ بے نیاز ہے نہ اس کی بیوی ہے نہ بیٹا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

(ابن السنی)

مغرب کی نماز کے بعد کی دعا

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مغرب و فجر کی نماز کے بعد بات کرنے سے پہلے سات بار اس دعا کو پڑھ لے اور اس دن یا رات میں مر جائے تو دوزخ کی آگ سے محفوظ ہو جائے گا۔ دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے نجات دے۔

(ابوداؤد شریف)

ہر نماز کے بعد پڑھنے کی دُعا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو ہر نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔

ترجمہ:۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے۔ اور وہ ہر بات پر قادر ہے اے اللہ! تو جو نعمت عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیرے آگے کسی بڑائی والے کو اس کی بڑائی فائدہ نہیں پہنچاتی۔

(بخاری و مسلم شریف)

شب قدر میں پڑھنے کی دُعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول خدا! اگر میں شب قدر کو پاؤں تو اس میں کیا پڑھا کروں؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یوں دعا کرنا۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے۔ معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف کر دے۔

(احمد۔ ترمذی شریف)

روزہ کھولنے کی دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

ترجمہ:۔ پیاس دُور ہو گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور ثواب ثابت ہو گیا اگر اللہ نے چاہا۔ (ابوداؤد شریف)

قبرستان میں پڑھنے کی دعا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! قبروں کی زیارت کے وقت میں کیا پڑھا کروں؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہا کرو۔ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔

ترجمہ:۔ اے اس گھر کے رہنے والو مومنو اور مسلمانو! تم پر سلام ہو اور اللہ ہمارے اگلوں اور پچھلوں پر رحمت نازل فرمائے۔ اور انشاء اللہ ہم بھی تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔ (مسلم شریف)

نیا چاند دیکھنے کی دُعا

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیا چاند دیکھتے تو یوں فرماتے۔ ھِلَالَ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ ھِلَالَ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ ھِلَالَ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ، اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ، اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ، اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ۔

ترجمہ:۔ اے بھلائی اور کامیابی کے چاند! میں ایمان رکھتا ہوں اس خدا پر جس نے تجھ کو پیدا کیا ہے۔ (تین مرتبہ پڑھتے)

پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَھَبَ بِشَھْرِ کَذَا وَجَاءَ بِشَھْرِ کَذَا۔

ترجمہ:۔ تعریف ہے اس خدا کی جو فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں کو لے آیا۔

(مشکوٰۃ شریف)

نوٹ:۔ جہاں پہلی بار کذا کا لفظ ہے وہاں گذشتہ مہینے کا نام لینا چاہیے اور جہاں دوسری بار کذا آیا ہے وہاں نئے مہینے کا نام ہے۔

جب آندھی چلے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آندھی کو گالیاں نہ دو بلکہ جب تم اگر ناگوار ہوا کو چلتے دیکھو تو یوں کہا کرو۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُمِرَتْ بِہٖ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِہٖ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی مانگتے ہیں اور جو چیز اس میں

ہے اس کی بھلائی اور جس بات کا اسے حکم ہوا ہے اس کی بھلائی مانگتے ہیں اور ہم اس ہوا کی برائی سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ اور جو کچھ اس میں ہے۔ اس کی برائی سے اور جس بات کا اسے حکم دیا گیا ہے اس کی برائی سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

(ترمذی شریف)

جب بہت زیادہ بارش ہو

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار مدینہ منورہ میں لگاتار سات دن تک بارش ہوتی رہی اور سورج تک نظر نہ آتا تھا۔ اس زمانہ میں جمعہ آیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) بارش کی کثرت سے جانور ہلاک ہو گئے اور سب راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا فرمائیے کہ اب بارش تھم جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہم پر نہ برسا ہمارے آس پاس برسا۔ اے اللہ! ٹیلوں پر بارش کر، پہاڑوں پر بارش کر، نالوں کے اندر اور درختوں کے لگنے کی جگہوں میں بارش کر۔ اس دعا کا مانگنا تھا کہ مدینہ کے اوپر سے بادل ہٹ گیا اور شہر کا آسمان ڈھال کی طرح خالی ہو گیا۔ اور آس پاس بارش ہونے لگی۔

زہریلے جانوروں سے بچنے کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جس نے شام کے وقت تین بار یوں کہا۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ

۲۴

۲۴ مَا خَلَقَ۔

ترجمہ:۔ میں خدا کی مخلوقات کی برائی سے بچنے کے لئے اس کے کامل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں۔ تو اس رات میں اسے کوئی ڈسنے والی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ (مسلم شریف)

الیاس قریشی چنیوٹی

جامعیت کبریٰ

محمدؐ کی غلامی پر ہزاروں آزادیاں قرباں
کہ جس کے دم سے ٹوٹتا تھا طلسم قیصر و کسریٰ

سرور کائنات فخر موجودات کی زندگی ہر طائفہ انسانی اور ہر شخص کے لئے مکمل اسوۂ حسنہ ہے۔ اور ایک ایسا سنگ میل ہے۔ کہ جس شاہرہ حیات کا ہر حاضر استفادہ حاصل کر سکتا ہے۔ اسی موضوع پر جامعیت کبریٰ کے عنوان سے میں اپنی گزارشات پیش کر رہا ہوں

ایک ایسی شخصیت کی زندگی جو ہر طائفہ انسانی اور ہر حالت انسانی کے مختلف مظاہر اور ہر قسم کے صحیح جذبات اور کامل اخلاق کا مجموعہ ہو۔ وہ صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ کی سیرت طیبہ ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو انسان ہی نہیں بنایا۔ بلکہ انسانوں کو اس کی پوری معراج انسانیت پر پہنچایا اور لوگوں کی مضمر صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ان کی قوتوں کو غلط سمت سے موڑ کر صحیح رُخ پر لگایا۔ اور اس میں ایسی عقلی استعدادیں پیدا کی جس سے اس کی خوابیدہ صلاحیتیں بیدار ہو گئیں حتیٰ کہ جو اپنے باپ کے اونٹ بھی ڈھنگ سے نہیں چرا سکتا تھا وہ ان کی تربیت سے اقوام عالم کی گلہ بانی کرتا ہے۔ اور فاروق اعظم بن جاتا ہے۔ اور جو اپنے ذاتی معاملات میں صحیح قوت فیصلہ نہ رکھتا تھا۔ وہ علی مرتضیٰ جیسا قاضی حق بنا۔ جس سے بہتر قاضی آج تک دنیا کی کوئی قوم پیدا نہ کر سکی۔ کوئی خالد سیف اللہ ہوا۔ کوئی محدث ابوہریرہؓ کوئی عائشہؓ فقیہہ بنی اور حسانؓ نعت خواں غرض جو بھی اس پارس سے مس ہوا وہ خود پارس بن گیا۔ ہر ایک کی مضمر صلاحیتیں بیدار ہوئیں۔ نئی نئی استعدادیں اُبھریں۔ اور حتیٰ کہ اُن کی حالت اب یہ ہو گئی تھی۔ کہ دنیا اُن سے مستفید و منور ہوئی۔ آپ نے ایک مختصر سے اجمالی استدلالی خاکے سے یہ اندازہ لگا لیا ہوگا۔ کہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ برحق ہے۔ اور بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کی مثال ایسی ہے۔ جس طرح چاند منور و تاباں ہو کر اپنی ضیا پاشیوں سے تمام کائنات کو منور کرتا ہے۔ اس لئے طبقہ انسانی کے طالب۔ نور ایمانی کے متلاشی کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہدایت کا نمونہ اور نجات کا ذریعہ ہے

اگر تم دولت مند ہو تو مکہ کے تاجر اور بحرین کے قرینہ دار کی تقلید کرو

اگر غریب ہو۔ تو شعب ابی طالب کے قیدی کو دیکھو۔ اور مدینہ کے مہمان کی کیفیت سنو۔

اگر بادشاہ ہو تو سلطان عرب کا حال پڑھو۔

اگر فاتح ہو تو بدر و حنین کے سپہ سالار پر نگاہ دوڑاؤ۔

اگر تم نے کہیں شکست کھائی ہے تو معرکہ اُحد سے عبرت حاصل کرو۔

اگر تم اُستاد اور معلم ہو۔ تو صفہ کی درسگاہوں کے معلم مقدس کو دیکھو

اگر واعظ یا ناصح ہو۔ تو مسجد مدینہ کے منبر پر کھڑے ہونے والے کی باتیں سنو۔

اگر انتہائی بے کسی کے عالم میں حق کی منادی کا فرض سرانجام دینا چاہتے ہو۔ تو کے کے بے یار و مددگار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ تمہارے سامنے موجود ہے۔

اگر تم حق کی نصرت کے بعد اپنے دشمنوں کو زیر اور مخالفین کو کمزور بنا چکے ہو۔ تو فاتح مکہ کا نظارہ کرو۔

اگر تم اپنے کاروبار اور نظم و نسق کو درست کرنا چاہتے ہو۔ تو بنی نضیر اور خیبر کی زمینوں کے مالک کا کاروبار اور نظم و نسق دیکھو۔

اگر تم یتیم ہو۔ تو حلیمہ سعدیہ کے لاڈلے بچے کو نہ بھولو۔

اگر تم جوان ہو۔ تو مکہ میں بکریاں چرانے والے کی سیرت پڑھو۔

اگر سفری کاروباری ہو۔ تو مصر کے کاروان سالار کی مثالیں ڈھونڈو۔

اگر تم عدالت کے قاضی اور پنچایتوں کے ثالث ہو تو کعبہ میں نور آفتاب سے داخل ہونے والے ثالث کو دیکھو جو حجر اسود کو کعبہ کے ایک گوشہ میں کھڑا کر رہا ہے۔ اور مدینہ کی کچی مسجد کے صحن میں بیٹھنے والے منصف کو دیکھو۔ جس کی نظروں میں شاہ و گدا امیر و غریب سب برابر اور یکساں تھے

اگر تم بیویوں کے شوہر ہو تو خدیجہؓ اور عائشہؓ کے مقدس شوہر کی حیات پاک کا مطالعہ کرو۔

اگر تم صاحب اولاد ہو۔ تو فاطمہؓ کے باپ حسنؓ و حسینؓ کے نانا کا حال پوچھو۔ غرض تم جو کوئی بھی ہو اور کسی حالت میں ہو تمہاری زندگی کے لئے نمونہ تمہاری سیرت کی درستی اور اصلاح کے سامان اور ظلمت خانہ کے لئے ہدایت کا چراغ اور رہنمائی کا نور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت کبریٰ کے خزانہ میں سے ہر وقت مل سکتا ہے۔

اس لئے سیرت انسانی کے ہر طبقے کے چاہنے والے اور نور ایمانی کے متلاشی کے لئے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہدایت کا نمونہ اور دین و دنیا کی نجات کا ذریعہ ہے۔ آپ کے سامنے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔ اور آپ کے سامنے نوحؑ و ابراہیمؑ ایوبؑ و یونسؑ موسیٰؑ و عیسیٰ علیہ السلام کی سیرتیں بھی موجود ہیں۔ تمام انبیاء کرام کی سیرتیں ایک ہی جنس کی دوکانیں ہیں۔ جہاں پر ہر جنس کے خریدار کے لئے بہترین سامان موجود ہے حضرت موسیٰؑ قانون لے کر آئے۔ حضرت داؤد مناجات اور دعا لے کر آئے اور حضرت عیسیٰؑ زہد و خلق، مگر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قانون بھی لائے۔ دعا اور مناجات بھی لائے، زہد و خلق بھی لائے۔ ان تمام کا مجموعہ الفاظِ معانی میں قرآن اور عمل میں سیرت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ؎

رخ مصطفےٰ ہے وہ آئینہ کہ ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری چشم خیال میں نہ دوکان آئینہ ساز میں

اللہ تعالےٰ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے سبق حاصل کر کے خوشگوار زندگی بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین

بقیہ اداریہ صـ۳ سے آگے

اسباب معیشت تباہ ہوتے کہ وہ ساری نسل انسانی کے لئے دو صدی تک کافی ہو سکتے تھے۔

نئے عالمی سیاستدانوں نے اس آبادی کے روکنے کے لئے ضبط تولید کی کوشش شروع کر رکھی ہے۔ مگر باوجود اس کے تازہ مردم شماری کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ آبادی مسلسل بڑھ رہی ہے۔

عیسائی آبادی

ہمیں اس سے زیادہ پریشانی نہیں ہے اگر آبادی زیادہ ہو گی تو اللہ تعالےٰ سامان زندگی میں بھی برکت عطا فرمائے گا۔ ہمیں جو چیز کھائے جا رہی ہے وہ پاکستان میں عیسائی آبادی کی کثرت ہے۔

مردم شماری کے نتائج سے معلوم ہوا ہے کہ عیسائی آبادی ۲۳ گنا زیادہ ہو گئی ہے۔ اور پاکستان میں گذشتہ دس برسوں میں عیسائیوں کی تعداد میں پینتیس فیصدی اضافہ ہوا ہے۔ اگرچہ اس میں نسلی عیسائی بھی شامل ہیں مگر اس کی بڑی وجہ عیسائی مشن کی سرگرمیاں ہیں۔ وہ مسلمانوں کی جہالت، غربت اور افلاس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بسکٹوں خشک دودھ کے ڈبوں اور ہسپتال کے کمبلوں کی شکل میں عقیدے کی رشوت دیتے اور ان کے ایمانوں پر ڈاکے ڈالتے ہیں۔ یہ صورتِ حال مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اسلام میں ارتداد سے بڑھ کر کوئی جرم نہیں ہے۔ اور اسلامی حکومتوں میں شریعت کی روشنی میں ارتداد کی سزا ہمیشہ قتل سمجھی گئی ہے۔ اگر عیسائی مکر و فریب اور سرکاری اثرات سے کام نہ لیتے تو باوجود اس کے کہ ان کی پشت پر سینکڑوں عیسائی حکومتیں اور کروڑوں اربوں روپوں کی طاقت ہے۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ عیسائیت اسلام کے مقابلہ میں دو ہفتوں کے اندر اندر ہتھیار ڈال دیتی۔

علماء کی ہمت اور حکومت کا فرض

اب بھی علماء دین اپنی بے بضاعتی اور قوم کی سرد مہری کے باوجود ہر ہر مقام پر ارتداد کے سامنے سینہ سپر اور کفر کے لئے سد راہ بنے ہوئے ہیں۔ نظام العلماء مغربی پاکستان اور اس کے معزز ارکان نے جو کیا یا کر رہے ہیں مسلمانوں کو ان کی ہمت افزائی کرنی چاہئے مگر اس سیلاب کے لئے مسلم ارباب اقتدار کی رگ حمیت پھڑکنی چاہئے ہمیں خوشی ہے کہ پاکستان کے وزیر داخلہ نے عیسائی آبادی کی کثرت کی فوری تحقیقات کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ پاکستان کا پہلا فائدہ یہ ہونا چاہئے کہ یہاں اسلام محفوظ ہو جائے۔ ہم اس طرف بھی اپنی حکومت کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ یہ تحقیقات بھی کرے کہ آیا بعض حاکم تو اس فتنہ کی سرپرستی نہیں کرتے۔

محمد شفیع عمرالدین سانگھڑ

عدل و انصاف

(۲)

(۶) مخالف قوم کے ساتھ عدل کا برتاؤ

مخالف قوم کے وہ افراد جو نہ مسلمانوں کے ساتھ لڑیں۔ نہ انہیں ستائیں۔ اور نہ ان کے مقابلے میں ظالموں کے مددگار بنیں۔ ان کے ساتھ ہمیں نیک برتاؤ اور عدل کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْآ اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○

(سورۃ الممتحنہ آیت ۸)

ترجمہ۔ اللہ تمہیں ان لوگوں سے منع نہیں کرتا۔ جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑتے اور نہ انہوں نے تمہیں گھروں سے نکالا ہے۔ اس بات سے کہ تم ان سے بھلائی کرو۔ اور ان کے حق میں انصاف کرو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

"مکہ میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے۔ جو آپ مسلمان نہ ہوئے۔ اور مسلمان ہونے والوں سے ضد اور پُرخاش بھی نہیں رکھی۔ نہ دین کے معاملہ میں ان سے لڑے نہ اُن کو ستانے اور نکالنے میں ظالموں کے مددگار بنے۔ اس قسم کے کافروں کے ساتھ بھلائی اور خوش خلقی سے پیش آنے کو اسلام نہیں روکتا۔ جب وہ تمہارے ساتھ نرمی اور روا داری سے پیش آتے ہیں۔

انصاف کا تقاضا

یہ ہے۔ کہ تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اور یہ دنیا کو دکھلا دو۔ کہ اسلامی اخلاق کا معیار کس قدر بلند ہے۔

اسلام کی تعلیم

یہ نہیں کہ اگر کافروں کی ایک قوم مسلمانوں سے برسرپیکار ہے تو تمام کافروں کو بلا تمیز ایک ہی لاٹھی سے ہانکنا شروع کردیں۔ ایسا کرنا

حکمتِ اسلام

کے خلاف ہوگا۔ ضروری ہے کہ عورت، مرد، بچے، بوڑھے، جوان اور معاملہ میں اُن کے حالات کے اعتبار سے فرق کیا جائے۔ جس کی قدرے تفصیل سورۂ "مائدہ" اور "آل عمران" کے فوائد میں گزر چکی۔ (حضرت مولانا عثمانیؒ)

۷۔ انصاف کا ایک اہم تقاضا یہ ہے کہ گواہ صاف گو اور بلا رعایت سچ کہنے والے ہوں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○ (النساء آیت ۱۳۵)

ترجمہ۔ اے ایمان والو انصاف پر قائم رہو اللہ کی طرف سے گواہی دو۔ اگرچہ اپنی جانوں پر ہو، یا ماں باپ اور رشتہ داروں پر اور کوئی مالدار ہے یا فقیر ہے تو اللہ اس کا تم سے زیادہ مستحق ہے۔ سو تم انصاف کرنے میں دل کی خواہش کی پیروی نہ کرو۔ اگر تم کج بیانی کروگے۔ یا پہلوتہی کروگے تو بلاشبہ اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔

حاصل یہ نکلا کہ

۱۔ عدل و انصاف پر خوب قائم رہو۔ اِدھر اُدھر مت جھکو۔

۲۔ گواہی خدا تعالیٰ کی رضامندی کو ملحوظ رکھ کر سچی اور صاف دو اس میں ردو بدل نہ کرو۔ سچ کو چھپاؤ نہیں۔

۳۔ صاف اور سچی گواہی دیتے وقت اپنے ذاتی نفع و نقصان کا خیال نہ کرو۔ نہ ہی والدین اور دوسرے خویش و اقارب کی خاطر سچی گواہی سے رُکو۔

۴۔ کسی کی تونگری اور غریبی کا خیال نہ کرو۔ امیر کی خاطرداری کرکے سچ کہنے سے نہ رک جاؤ۔ غریب پر ترس کھا کر بھی زبان کو حق گوئی سے نہ روکو۔ صرف سچ کو ملحوظ خاطر رکھو۔

۵۔ خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ کر حق گوئی کا دامن نہ چھوڑو۔ خبردار کہیں ایسا نہ کر بیٹھنا کہ قومی عصبیت اور بغض تمہیں سچی شہادت سے روک دے

۶۔ دبی زبان سے واقعات کم و بیش کرکے سننے والے کو شبہات میں نہ ڈالو۔

۷۔ سچی شہادت دینے سے اعراض نہ کرو۔ نہ ہی اسے چھپاؤ۔

ایک بصیرت افروز واقعہ

صاف گوئی اور سچ نہ چھپانے کا ایک واقعہ حضرت ابن کثیرؒ بیان فرماتے ہیں۔ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو اہل خیبر کی طرف روانہ فرمایا کہ باغوں اور کھیتوں کی پیدائش کا اندازہ لگا کر آئیں۔ اہل خیبر نے آپ کو رشوت دینے کی ٹھان لی۔ تاکہ اندازہ کم لگائیں مگر آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تمہاری عداوت کو سامنے رکھ کر انصاف نہ چھوڑوں گا۔ یعنی میں اندازہ صحیح صحیح لگاؤں گا۔ تمہاری رشوت کے قریب نہ جاؤں گا۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حکام سے یہ عہد لے لیا ہے۔ کہ خواہشوں کے پیرو نہ ہوں۔ اور لوگوں سے خوف نہ کریں۔ پھر

قیامت کے دن اپنے اعمال کی سزا کا بیان

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے پاس غلام ہیں یہ غلام مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں، میرے مال میں خیانت کرتے ہیں اور میرے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں۔ اور میں ان کو تادیباً برا بھلا کہتا ہوں اور ان کو مارتا بھی ہوں (قیامت میں) ان کے سبب میرا کیا حال ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو ان غلاموں کی خیانت، نافرمانی اور جھوٹ کا اور جو سزا تونے ان کو دی ہے اس کا حساب کیا جائے گا۔ اگر تیری سزا ان کے گناہوں کے برابر ہے تو معاملہ برابر سرابر رہے گا (یعنی نہ تجھ کو ثواب ملے گا اور نہ ان کو عذاب) اور اگر تیری سزائیں ان کے گناہوں سے کم ہوں گی تو ان کے گناہوں کی زیادتی کا تجھ کو اجر ملے گا۔ اور اگر تیری سزا ان کے جرائم سے زیادہ ہوگی تو تجھ سے ان غلاموں کے لئے بدلہ لیا جائے گا۔ یہ سن کر وہ شخص الگ جا بیٹھا۔ اور رونا چلانا شروع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ کیا تونے خداوند بزرگ و برتر کا یہ ارشاد نہیں پڑھا ہے۔ وَ نضعُ المُوَازِیْنَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فلا تظلم نفسٌ شیئًا وَ اِنْ کَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خردل اتینا بھا حاسبین۔

ترجمہ:۔ ہم انصاف کی ترازوئیں کو کھڑی کریں گے قیامت کے دن پھر کسی شخص پر کوئی زیادتی نہ کی جائے گی۔ اگرچہ عمل رائی کے دانہ کے برابر کیوں نہ ہو ہم اس کو حاضر کریں گے اور ہم حساب کرنے والے کافی ہیں۔

اس شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اپنے اور ان غلاموں کے لئے اس سے بہتر کوئی بات نہیں پاتا۔ کہ میں ان کو جدا کردوں میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ سارے غلام آزاد ہیں۔

(ترمذی شریف)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نماز میں یہ کہتے ہوئے سنا اے اللہ تعالیٰ! مجھ سے میرے اعمال کا آسان حساب لے۔ میں نے عرض کیا اے خدا کے نبیؐ! آسان حساب کیا ہے۔ آپ نے فرمایا بندہ کو اس کے اعمالنامے میں دکھایا جائے گا۔ (یعنی اس کا گناہ) اور پھر معاف کر دیا جائے گا۔ اے عائشہ رضؓ! اس روز جس شخص کے حساب کی پوری جانچ کی گئی اور پورا پورا حساب لیا گیا۔ وہ ہلاک ہوا۔

(احمد)

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا۔ قیامت کے دن جس کی شان میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے۔ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (جس روز کہ لوگ دونوں جہان کے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گے) کس شخص کو خدا کے سامنے کھڑے ہونے کی طاقت ہوگی۔ آپ نے فرمایا۔ قیامت کا دن مومن پر ہلکا کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ دن اس پر مانند فرض کے رہ جائیگا (یعنی جتنی دیر میں آدمی فرض نماز ادا کرتا ہے)

بقیہ مجلس ذکر صہ ۶ سے آگے

پر بڑی لعنت بھیج ان بے ایمانوں نے ہم کو گمراہ کیا۔

اگر اپنی اولاد کو دین سکھاؤگے نمازی بناؤگے۔ تو یہ تمہارے لئے دعا کریں گے۔ حدیث میں آتا ہے کہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کسی کے درجات بلند کر دیتے ہیں وہ پوچھتا ہے۔ کہ یا اللہ! میرے درجے کیوں بلند ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ تیرے فلاں بیٹے نے تیرے لئے دعائے مغفرت کی ہے۔ اس لئے تیرے درجات بلند ہوئے ہیں اولاد اس لئے ہوتی ہے۔ کہ مرنے کے بعد دعائے مغفرت کرے۔ اگر دین سکھاؤگے تو دعا کرے گی ورنہ قیامت کے دن دین نہ سکھانے پر لعنتیں بھیجے گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت عطا فرمائے۔

دونوں کام ہو سکتے ہیں۔ دنیا کا کام بھی کرتے جاؤ۔ سکول و کالج میں بھی پڑھاؤ۔ مگر ایک گھنٹہ کسی عالم دین کے پاس قرآن مجید کی تعلیم کے لئے بھی بٹھاؤ۔ تاکہ یہ اعمال صالحہ کرکے جنت کے وارث بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ہر جمعرات کو رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے ذکر الٰہی کی مجلس میں شامل ہو کر مغفرت کا تمغہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ کو استقامت عطا فرمائے۔ جنت میں لے جائے اور دوزخ سے بچائے۔ قرآن مجید پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمین!

وَ آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ وَ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وَ آلہٖ وَ اصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

بقیہ صد ۱۹ نماز کا اہتمام

(بچوں کا صفحہ)

سستی کرتے یا ضائع کرتے ہیں۔ ان پر پندرہ طریقہ سے عذاب ہوگا۔ طرح دنیا میں اور تین طرح کے وقت اور تین طرح قبر میں اور تین طرح قبر سے نکلنے کے بعد۔ دنیا کے پانچ عذاب یہ ہیں۔ اول یہ کہ اس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی۔ دوسرے یہ کہ صلحاء کا نور اس کے چہرے سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ تیسرے یہ کہ اس کے نیک کاموں کا اجر ہٹا دیا جاتا ہے۔ چوتھے اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ پانچویں یہ کہ نیک بندوں کی دعاؤں میں اس کا استحقاق نہیں رہتا۔ اور موت کے وقت تین عذاب یہ ہیں۔ اوّل ذلت سے مرتا ہے۔ دوسرے بھوکا مرتا ہے تیسرے پیاسا مرتا ہے، پیاس کی شدت میں موت آتی ہے۔ اگر سمندر بھی پی جائے تو پیاس نہیں بجھتی۔

قبر کے تین عذاب یہ ہیں۔ اوّل اس پر قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ قبر میں آگ جلا دی جاتی ہے جو قیامت تک جلتی رہے گی۔ تیسرے قبر میں ایک سانپ اس پر اسی شکل کا مسلط ہوتا ہے جس کی آنکھیں آگ کی ہوتی ہیں۔ اور ناخن لوہے کے اتنے لانبے کہ ایک دن پورا چل کر آدمی اُن کے آخر تک پہنچ جائے۔ اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے میرے رب نے تجھ پر مسلّط کیا ہے۔ کہ تجھے صبح کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے آفتاب کے نکلنے تک مارے جاؤں اور ظہر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے عصر تک مارے جاؤں اور پھر عصر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے مغرب تک اور مغرب کی نماز کی وجہ سے عشاء تک اور عشاء کی نماز کی وجہ سے صبح تک مارے جاؤں، جب وہ ایک دفعہ اس کو مارتا ہے۔ تو اس کی وجہ سے وہ مُردہ ستّر ہاتھ زمین میں دھنس جاتا ہے اسی طرح قیامت تک اس کو عذاب ہوتا رہے گا۔

قبر سے نکلنے کے بعد کے تین عذاب یہ ہیں۔ (۱) حساب سختی سے کیا جائے گا (۲) حق تعالےٰ شانہٗ کا اُس پر غصّہ ہوگا (۳) جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

ایک دوسری روایت ہے کہ اُس کے چہرہ پر تین سطریں لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ پہلی سطر، او اللہ کے حق کو ضائع کرنے والے۔ دوسری سطر، او اللہ کے غصّہ کے ساتھ مخصوص۔ تیسری سطر، جیسا کہ تو نے دنیا میں اللہ کے حق کو ضائع کیا آج تو اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔

اب آپ خود ہی غور کریں۔ کہ کس قدر سخت عذاب ہیں۔ آیئے ہم اور آپ سب عہد کریں کہ آج سے نماز وقت پر اور خشوع و خضوع سے ادا کریں گے اللہ ہم سب کو اپنے غیظ و غضب سے محفوظ رکھے اور اپنے انعامات سے نوازے۔

بچوں کا صفحہ

نماز کا اہتمام

بیگم اقبال

یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہم کو پیدا کیا ہے۔ اور تمام مخلوق اور ساری کائنات کا پیدا کرنے والا وہی ہے۔ اُس کے حکم کے بغیر ذرہ نہیں ہل سکتا۔ لیکن ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ اللہ تبارک و تعالےٰ نے کس واسطے پیدا کیا یعنی ہمارے پیدا کرنے کا اصل مقصد کیا ہے۔ ہمارے پیدا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اُس کی ذات کو پہچانیں ــــــ اس کی عبادت کریں اور اس کے بتائے ہوئے احکام پر چلیں ان ہی احکام میں سب سے افضل نماز ہے۔ اللہ تعالےٰ کے یہاں سب سے پہلے نماز ہی کی پرسش ہوگی۔ پانچ وقت کی نماز ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ نماز کا بہت ہی اہتمام کرنا چاہیئے۔ سب سے پہلے پاک و صاف ہونا ضروری ہے وضو اچھی طرح کیا جائے، رکوع و سجود ٹھیک طرح سے ادا ہو اور بہت ہی سکون، نہایت ادب اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کی جائے اور وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھا جائے۔ ایک حدیث شریف میں آیا ہے، جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے حق تعالےٰ شانہٗ پانچ طرح سے اس کا اکرام و اعزاز فرماتے ہیں۔ (۱) یہ کہ اس پر سے رزق کی تنگی ہٹا دی جاتی ہے (۲) یہ کہ اُس سے عذاب قبر ہٹا دیا جاتا ہے (۳) یہ کہ قیامت کے دن اُس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ وہ لوگ نہایت خوش و خرم ہر شخص کو دکھاتا پھریگا۔ (۴) یہ کہ پُل صراط پر سے بجلی کی طرح گزر جائے گا (۵) یہ کہ حساب سے محفوظ رہے گا۔

اللہ تعالےٰ نے جن پانچ انعامات کا وعدہ فرمایا ہے۔ سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ رزق کی تنگی دور ہو جائے گی اور آج ہر شخص اسی کا متلاشی ہے۔ دنیا میں جسے دیکھو رزق کمانے کے لئے کوشاں ہے۔

دوسرے یہ کہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا اور یہ بھی بہت بڑا فضل ہے کیونکہ آخرت کی پہلی منزل قبر سے شروع ہوتی ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ جب کبھی قبرستان تشریف لے جاتے تو آپ بہت روتے۔ حتیٰ کہ آنسوؤں سے داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ لوگ دریافت کرتے یا امیرالمومنین! آپ اس قدر کیوں روتے ہیں، حالانکہ آپ کے جنتی ہونے کی بشارت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

عثمان غنیؓ فرماتے ہیں "آخرت کی پہلی منزل یہی ہے جو شخص یہاں کامیاب رہا وہ ہر جگہ کامیاب ہوگا۔

تیسرے یہ کہ نماز کا اہتمام کرنے والوں کے دائیں ہاتھ میں اعمال نامے ہوں گے جو کامیابی کی دلیل ہے یعنی ان کے جنتی ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

چوتھے یہ کہ وہ پُلصراط پر سے مانند بجلی گزر جائیں گے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بھی بہت بڑا اکرام ہے۔ پلصراط کے بارے میں آیا ہے کہ وہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوگی۔ اور اس پر سے ہر شخص کو گزرنا ہوگا۔

پانچواں سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ بلا حساب کتاب جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ بلاشبہ یہ بہت ہی بڑا کرم ہے اللہ تعالےٰ کا۔ اگر صرف ایک نعمت کے بارے میں اللہ تعالےٰ پوچھ لے۔ تو ہم جواب نہیں دے سکتے۔ اور اب سن لیجئے کہ ان لوگوں کے لئے کیا حکم ہے جو نماز میں

(باقی صا۱۸ پر)

۱۰ نومبر ۱۹۶۱ء

۲۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

The Weekly "KHUDDAMUDIN"

LAHORE (PAKISTAN)

خدام الدین - لاہور
ایڈیٹر عبید اللہ انور

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ... مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۴۸۱-۲۷۳۰ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء